بیاد گار:

ھندستان کی آن کرناٹک کی شان حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ

السلطان

مُدِیر

مولانا نجیب الرحمان صاحب میسوری (مہتمم جامعہ سیف الحق میسور)

نائب مُدِیر

عبدالرزاق صدیقی قاسمی

ذیقعدہ

۱۴۴۵ سنہ ھ

السلطان

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مفتی ثمین اشرف صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ مجاز: حکیم اختر صاحبؒ امام خطیب مصلی الحسبتورد بی

زیر نگرانی

خانوادہ عثمانی کے چشم و چراغ

حضرت مولانا قاری محمد واصف عثمانی صاحب استاذ حدیث وتفسیر دارالعلوم وقف دیوبند

نامور عالم وفاضل ادیب ومحقق

ڈاکٹر مفتی تمیم احمد صاحب قاسمی چیرمین آل انڈیا

تنظیم فروغ اردو۔ممبر آل انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست عناوین

زوال سلطنت ظلم سے ہوتا ہے	اداریہ: محمد مدثر الصالحی میسور	۲/۱
عمرہ کا مسنون طریقہ اور جدید مسائل، نئے انداز سے۔قسط نمبر(7)	محمد نعمان مکی	۷/۳
سنوسنو! دینی مدارس میں جدید داخلے	ناصرالدین مظاہری	۹/۸
عملیات سے متعلق کچھ ضروری باتیں	نمونۂ اسلاف محترم ومکرم حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ	۱۴/۱۰
نو فارغ علماء وفضلاء کے لیے چند رہنمایانہ خطوط	حضرت مولانا احمد ومیض صاحب ندوی دامت برکاتہم (استاذ حدیث دارالعلوم حیدرآباد ونائب صدر سٹی جمعیۃ علماء گریٹر حیدرآباد)	۱۶/۱۵
ماہ ذیقعدہ کے فضلیت	ڈاکٹر مفتی تمیم احمد قاسمی چیرمین۔تنظیم فروغ اردو ٹمل ناڈو انڈیا	۲۱/۱۷
مجموعۂ کلام اور دیوان میں فرق امتیازی	مسعود حساس	۲۳/۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زوال سلطنت ظلم سے ہوتا ہے

اداریہ

محمد مدثر الصالحی میسور

حکومت کفر سے تو چل سکتی ہے ظلم سے نہیں ،ظلم کو کوئی برداشت نہیں کرتا ،وقتی طور پر ظالم مسلط ہوسکتا ہے ،لیکن اس پر بقا محال ہے کتنے ظالم دنیا میں آئے اور چلے گئے آج ان کا نام ونشان تک نہیں ہے اگر ہے بھی تو صرف حصول عبرت کے لئے ۔تاریخ کے صفحات اس سے بھرے پڑے ہیں ۔

حضرات صحابہ کے دور میں بلوائیوں نے ظلم کیا وقتی طور پر تھا پھر ختم ہوگیا۔پھر قاتلین حسین نے ظلم ڈھایا وہ بھی وقتی تھا ختم ہوگیا پھر حجاج بن یوسف کا دور آیا ختم ہوگیا تاتاریوں کا دور آیا ختم ہوگیا اسی طرح وطن عزیز میں ظالم انگریز آیا لیکن وہ دورظلم وستم بھی ختم ہوگیا اور اسے بھی ذلت ورسوائی کے ساتھ بھاگنا اس طرح کی ایک طویل فہرست ہے ۔الغرض ایسے ہی ظالم جتنا بھی ظلم کرلے لیکن اس پر مداومت نہیں ہوسکتی ۔اس کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔

اور دوسری بات حاکم سب کا ہوتا ہے کسی کا خاص نہیں ۔

جب ملک جمہوری ہے تو حاکم بھی سب کا ہوگا رعایا کے ساتھ مساوات ہوگی ،ایسا نہیں کہ ایک کے ساتھ ہمدردی ہو دوسرے کے ساتھ بے دردی کا مظاہرہ ہو،ایک کے ساتھ محبت ہو اور دوسروں کے ساتھ عداوت ۔اس مزاج کے حاکم کو اسی خاص گروہ کا آقا کہا جاسکتا ہے پورے ملک کا حاکم نہیں ۔

اور حاکم کو یہ بھی زیبا نہیں دیتا کہ وہ کسی کے مذہب پر انگلی اٹھائے جب سب کا حاکم ہے تو سب کے مذاہب کا قدردان ہونا چاہئے اس کا مطلب یہ نہیں کہ اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرے مذہب کے رسم ورواج کو ادا کرے خصوصا مسلم

حکمران تو ہرگز ہرگز یہ کام نہیں کرسکتا۔ ہاں البتہ حکمران ہونے کی حیثیت سے ان کا تعاون کرسکتا ہے۔کیونکہ ملک جمہوری ہے تو سب کے ساتھ مساوات ضروری ہے۔

اور سیاست کے نام پر لوگوں کی تفریق بدترین تفریق ہے ایسا منحوس کام ہے جس کی وجہ سے ملک کا امن متاثر ہوتا ہے دشمنی وعداوت پروان چڑتی ہے ہر طرف خوف کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔اور لوگوں کو بھی اس طرح کی سازشوں سے باخبر رہنا چاہئے آج ہندو مسلم کے نام پر ملک میں جو فضا پھیلی ہوئی ہے وہ کسی پر مخفی نہیں حالانکہ ہمارا ملک گنگا جمنا تہذیب کا گھوارہ ہے یہاں پر ہندو مسلم سکھ عیسائی آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہتے آئے ہیں اور آج بھی ملک کا اکثر حصہ اسی تہذیب کے ساتھ جڑا ہوا ہے چند لوگوں کی وجہ سے سب کو بدنام نہیں کرسکتے عام طور پر سفروں میں اس کا مظاہرہ ہوتا ہے خود بندے کے ساتھ کئی واقعات پیش آئے ہیں ایک مرتبہ دلی میٹرو اسٹیشن میں راستہ بھٹک گیا پریشانی میں ادھر ادھر معلوم کررہا تھا ایک غیر مسلم ساتھی پہچان گئے وہ خود آئے اور آکر صرف ارائۃ الطریق کے طور پر صرف راستہ نہیں بتایا بلکہ ایصال الی المطلوب کے طور مجھے لے کر گئے اور منزل تک پہنچادئے۔

اسی طرح ایک مرتبہ دیوبند کا سفر کرنا پڑا تو بندے کے ساتھ ایک غیر مسلم تھے وہ صاحب ایک قریبی دوست کی طرح میرا بھرپور خیال رکھا اور بھی بے شمار واقعات ہیں جس کا ہم کئی بار مشاہدہ کرتے ہیں الغرض جب ہم سب ساتھ رہتے ہیں تو پیار و محبت کو فروغ دینا چاہئے نفرت وعداوت سے کوسوں دور رہنا چاہئے۔

الغرض مقصود یہ بتانا ہے کہ ہم وطن عزیز میں عدل وانصاف چاہتے ہیں تو ہمیں قائد بھی ویسا ہی منتخب کرنا چاہئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم کھیت میں جو ڈالے پھر گیہوں کی امید لگائے بیٹھیں۔

۞۞۞

ہر آدمی کو اپنی فکر کرنی چاہیے

ضرورت اس کی ہے کہ ہر شخص اپنی فکر میں لگے۔اور اپنے اعمال کی اصلاح کرے۔آج کل یہ مرض عام ہوگیا ہے،عوام میں بھی اور خواص میں بھی، کہ دوسروں کی تو اصلاح کی فکر ہے، اپنی خبر نہیں۔میرے ماموں صاحب جو ایک اللہ والے ذاکر شاغل بزرگ تھے، اگرچہ مسلک میں بدعات کی طرف میلان تھا۔فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی بدولت میں کہیں اپنی گٹھڑی نہ اٹھوا دینا واقعی بڑے کام کی بات فرمائی۔(منتخب ملفوظات حکیم الامتؒ ص 57)

عمرہ کامسنون طریقہ اور جدید مسائل، نئے انداز سے۔قسط نمبر (7)

محمد نعمان مکی

مولانا زید صاحب نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا، اب میں مختصر عمرہ کے ارکان بیان کروں گا۔جس کا کوئی سوال ہو تو مجلس کے اختتام پر پوچھ لے۔ باقی ہم سب ساتھ مل کر عمرہ کریں گے ان شاء اللہ، دوران عمرہ بھی اگر کسی کا کوئی مسئلہ ہو تو وہ پوچھ سکتے ہیں۔

سب لوگ متوجہ ہو کر مولانا زید صاحب کی طرف دیکھنے لگے۔

عمرہ کے ارکان:

زید: دیکھیے حج میں تو بہت سارے کام کرنے ہوتے ہیں لیکن عمرہ آسان ہے اس میں صرف چار کام کرنے ہیں۔

(۱) ایک تو ہے میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا، جو کہ ہم سب نے باندھا ہوا ہے، الحمد للہ۔

(۲) دوسرا ہے مسجد حرام پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرنا۔

(۳) تیسرا ہے صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

(۴) اور چوتھا ہے سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا۔

بس عمرہ ہو گیا۔کتنا آسان ہے نا الحمد للہ۔

حوالاجات:

(۱) عمرہ کی ادائیگی کے لئے اولاً احرام شرط ہے۔اما الاحرام فقال بعض اصحابنا ھو رکن فی العمرۃ۔ قال الکرمانی: و الاصح انہ لیس بر کن؛ بل ھو شرط لصحۃ ادائھا۔(البحر العمیق ۲۰۲۱/۴)

(۲) اور عمرہ کا رکن اعظم بیت اللہ شریف کا طواف ہے، اور اس طواف میں کم از کم ۴ چکر فرض ہیں۔(بقیہ واجب ہیں)

أما ركنها فشیء واحد وهو الطواف الخ والركن فيه اربعة اشواط كما تقدم فی الطواف۔ (البحر العميق ۲۰۲۱/۱)

(۳) اور بعض فقہاء نے صفاومروہ کے درمیان سعی کو بھی عمرہ کا رکن قرار دیا ہے؛ لیکن اکثر فقہاء کے نزدیک یہ سعی فرض نہیں ؛ بلکہ واجب ہے۔

فالاحرام شرط ومعظم الطواف ركن وغيرهما واجب هو المختار۔ (درمختار زكريا ۴۷۶/۳)

وأشار بقوله: ”هو المختار“ إلى ما في التحفة: حيث جعل السعی ركناً كالطواف، قال فی شرح اللباب وهو غير مشهور فی المذهب۔ (شامی زكريا ۴۷۶/۳، البحر العميق ۲۰۲۲/۴)

احرام سے متعلق کچھ اہم سوال وجواب!

زیدصاحب نے اپنی بات کو مکمل کرتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کا کوئی سوال ہو تو پوچھ لیں۔

رانوں میں تکلیف/کریم یا ویسلین لگانا!

سوال: ایک صاحب کھڑے ہوئے ان کا وزن کچھ زیادہ معلوم ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مجھے احرام میں زیادہ چلنے کی وجہ سے رانوں کی جلد آپس میں رگڑ کر سوج جاتی ہے، جس سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کیا میں کوئی کریم یا لوشن وغیرہ لگا سکتا ہوں۔؟

جواب: زیدصاحب: حالت احرام میں کوئی بھی خوشبو والی کریم لگانا منع ہے، البتہ آپ بغیر خوشبو والا ویسلین اپنی رانوں پر لگا سکتے ہیں۔ اس سے ان شاءاللہ آپ کو سوجن نہیں ہوگی۔ اور کوئی جرمانہ بھی آپ پر نہیں آئے گا۔

حوالہ: اما اذا استعملها (الزيت والخل) على وجه التداوی او الاكل فلا شیء عليه بالاجماع، فلو اكلهما او استعطهما او داوىٰ بهما جراحته او شقوق رجليه او اقطر فی اذنيه فلا شئ عليه۔ (غنية الناسک ۲۴۸، فتح القدير ۲۷/۳، تبيين الحقائق ۳۵۶/۲، درمختار ۵۷۶/۳)

پیشاب کے قطروں کا مسئلہ!

سوال: ایک صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ ان کے ایک ساتھی کو پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری ہے۔ اب وہ یہ معلوم کر رہے ہیں کہ حالت احرام میں وہ کس طرح اپنے آپ کو پاک رکھیں؟ کیا حالت احرام میں ہر وقت پاک اور باوضو رہنا

ضروری ہے؟اس حالت میں طواف اور سعی کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

جواب: زید: حالت احرام میں ہر وقت پاک و باوضو رہنا ضروری نہیں ہے، البتہ صحت مند آدمی کو ہر وقت باوضو رہنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

وغیرها سنن وآداب كأن يتوسع في النفقة ويحافظ على الطهارة الخ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحج، ۳: ۴۷۳، ط: مكتبة زكريا ديو بند)

طواف کے لیے وضو ضروری ہے!

زید: دوسری اور اہم بات یہ کہ طواف کے لیے وضو واجب ہے اور ضروری ہے۔ اس کے بغیر طواف نہیں کیا جا سکتا ہے۔

سوال: دورانِ طواف اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کریں؟

زید: اگر دوران طواف وضو ٹوٹ گیا اور طواف کے اکثر چکر ہو چکے ہیں تو طواف روک دے، اور وضو کے بعد وہاں سے طواف شروع کرے جہاں سے چھوڑا تھا، اور اگر صرف دو یا تین چکر ہوئے ہیں تو وضو کے بعد وہیں سے طواف کرنا جائز ہے جہاں سے چھوڑا تھا، البتہ شروع سے از سر نو طواف کرنا افضل ہے۔

سعی کے لیے وضو ضروری نہیں ہے!

زید: البتہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے وقت وضو باقی نہ رہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(زبدة المناسک: ۱۲۳)

معذور شرعی:

زید: اور اگر کوئی شخص معذور شرعی ہے جسے ہر وقت پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہیں یا ہوا خارج ہوتی رہتی ہے، اس کے لیے حکم یہ ہے کہ ایک نماز کے وقت جو اس نے وضو کر لیا تو وقت ختم ہونے تک اس کا وضو اس عذر کی وجہ سے نہ ٹوٹے گا جس کی وجہ سے وہ معذور شرعی ہوا ہے، ایسا شخص عذر جاری رہنے کی حالت میں بھی طواف کر سکتا ہے، البتہ اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو وضو کے بعد از سر نو طواف کی ضرورت نہیں، وہیں سے طواف مکمل کر لے جہاں سے چھوڑا تھا، البتہ اگر وقت ختم ہونے سے پہلے صرف دو یا تین چکر ہوئے تھے تو از سر نو طواف کرنا افضل ہے۔

نوٹ: عام آدمی اوپر لکھے ہوئے مسئلے کے متعلق، اور وہ معذور شرعی ہے یا نہیں اس کو طے کرنے کے لیے کسی معتبر

مفتی صاحب سے مل کر سمجھے، خود سے فیصلہ نہ کرے۔

حوالہ:

ولو خرج من الطواف إلى تجديد وضوء ثم عاد بنى لو كان ذلک بعد إتيان أكثره، . . . ويستحب الاستيناف فی الطواف إذا كان ذلک قبل إتيان أكثره، . . . وصاحب العذر الدائم إذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضأ وبنى ولا شئ عليه وكذا إذا طاف أقل منها إلا أن الإعادة حينئذ أفضل (غنية الناسک، قبيل باب السعي بين الصفا والمروة ص ٦٨)۔

حالت احرام میں انڈرویئر یا لنگوٹ یا پیمپر پہننا!

سوال: ایک صاحب نے پوچھا، مولانا جس کو پیشاب کے قطروں کا مسئلہ ہے کیا وہ اندر انڈرویئر پہن کر ٹیشو رکھ سکتا ہے تاکہ احرام کی چادریں ناپاک نہ ہو۔؟

زید: نہیں حالت احرام میں انڈرویئر پہننا جائز نہیں ہے، البتہ اگر کسی کو بواسیر (Piles) یا ہرنیہ (Hernia) یا پیشاب کے قطروں کی شکایت ہو تو وہ، جس طرح کا لنگوٹ پہلوان باندھتے ہیں اس طرح کا لنگوٹ باندھ لے، اس کو حالت احرام میں باندھنا بلا کراہت جائز ہے، بشرطیکہ وہ سلا ہوا نہ ہو۔ اس لنگوٹ کے اندرونی حصہ میں ٹیشو پیپر یا کوئی کپڑا یا روئی وغیرہ رکھ لے تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

وہی صاحب پھر کھڑے ہوئے اور کہا مولانا ابھی تو اس طرح کا لنگوٹ ساتھ نہیں ہے برائے مہربانی کوئی متبادل بتادیں۔

زید: اچھا تو پھر آپ ایک کام کریں کہ فارمیسی/ میڈیکل اسٹور سے اڈلٹ پیمپر (Adult Pamper) لے لیں۔ حالت احرام میں پیمپر (پیشاب کو جذب کرنے والا پیپر) استعمال کرسکتے ہیں اور احرام درست ہو جائے گا۔

(زبدة: ١٢٢)

حوالہ:

(مستفاد: احسن الفتاوی ۴/ ۵۲۱) فإن زرره أو خلله أو عقده أساء، ولا دم عليه، وفي الشامي: وكذا لو شده بحبل ونحوه لشبهه حينئذ بالمخيط۔ (شامي، كتاب الحج، فصل في الإحرام، کراچی ٢/

۴۸۱، زکریا ۳/ ۴۸۸)ولبس قميص وسراويل، أي كل معمول على قدر بدن أو بعضه، وتحته في الشامية: أن ضابطه لبس كل شيء معمول على قدر البدن، أو بعضه بحيث يحيط به بخياطة أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما، ويستمسک عليه بنفس لبس مثله، قلت: فخرج ما خيط بعضه ببعض لا بحيث يحيط بالبدن مثل المرقعة فلا بأس بلبسه۔ (شامي، کراچی ۲/ ۴۸۹، زکریا ۳/ ۴۹۹-۴۹۸) فقط و الله سبحانه وتعالیٰ اعلم۔ کتبه: شبیر احمد قاسمی عفا الله عنه ۱۴/ ۸/ ۱۴۲۳ھ (الف فتویٰ نمبر: ۳۶/ ۷۸۱۹)

بیوی کا ہاتھ پکڑ کر چلنا!

سوال: ایک نوجوان نے پوچھا، مولانا چونکہ دوران طواف رش ہوگا تو کیا شوہر اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر چل سکتا ہے، یا بیوی اپنے شوہر کا کندھا پکڑ کر طواف کر سکتی ہے۔؟

جواب: زید: حالت احرام میں راستے میں یا طواف کے دوران عورت کو اگر یہ خدشہ ہے کہ محرم سے الگ نہ ہوجائے تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنے محرم کے احرام کی چادر کو پکڑ کر چلے۔

اور اگر اپنے شوہر کا کندھا یا ہاتھ پکڑ کر چلے تو یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ ہاتھ رکھنے یا پکڑنے کی وجہ سے کوئی شہوت نہ ہو، کیونکہ حالت احرام میں چھونے سے اگر کسی کو شہوت ہو جائے تو اس پر دم لازم آتا ہے۔ لہٰذا اگر دونوں نوجوان ہیں تو احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ حالت احرام میں ہاتھ نہ پکڑا جائے یا کندھے پر نہ رکھا جائے، بلکہ چادر پکڑ کر چلے۔

حوالہ: (أو قبل) عطف على "حلق" (أو لمس بشهوة أنزل أو لا) في الأصح أو استمنى بكفه (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنايات، ۳: ۵۸۷، : مكتبة زكريا ديوبند)المبسوط للشیبانی میں ھے: "اللمس والتقبيل من شهوة والجماع فيما دون الفرج أنزل أو لم ينزل لا يفسد الإحرام ولكنه يوجب الدم والنظر لا يوجب شيئًا وإن أنزل." (كتاب المناسك، باب الجماع جلد ۲ ص: ۴۷۳ ط: اِدارة القران والعلوم الإسلامية) جاری ہے۔

سنو سنو!!
دینی مدارس میں جدید داخلے

ناصر الدین مظاہری

جو رونقیں، جو فکر اور جو تگ و دو مدارس میں داخلے کے وقت دکھائی دیتا ہے کاش وہی دھن، وہی سرگرمی، وہی تڑپ اور وہی ذوق وشوق سال بھر طاری و جاری رہے، چونکہ داخلوں کا وقت ہے، ہر مدرسہ ہر ادارہ چند بنیادی کاغذات مانگتا ہے جس میں خاص کر تعلیمی تصدیق نامہ ضرور شامل ہوتا ہے کہ کس مدرسہ سے کیا پڑھ کر آئے ہو؟ یہ بہت ضروری بھی ہے ورنہ کم سنی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے بہت سے بچے بعض درجات چھوڑ کر اگلے درجہ میں داخل ہو کر جلد سے جلد فارغ التحصیل ہو کر روزی روٹی کے فکر میں لگ جاتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کا بیڑہ غرق کر لیتے ہیں۔

اس موقع پر اداروں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا معیار اتنا بڑھائیں کہ طلبہ تعلیم کے لئے آپ ہی کے ادارہ کو فوقیت اور اہمیت دینے پر مجبور ہو جائیں ورنہ اپنے اصولوں میں کم از کم اتنی نرمی پیدا کریں کہ جو طالب علم جس درجہ میں پڑھ چکا ہے اس کو اس کی تصدیق جاری کر دیں تاکہ وہ من پسند ادارہ میں سکون کے ساتھ داخلہ لے سکے۔

اس موقع پر دیکھتا ہوں کہ بہت سے کمپیوٹر والے نقلی تصدیق نامے اچھی خاصی رقم لے کر جاری کرتے ہیں، کاغذ، مہر، دستخط سب نقلی ہوتا ہے اور اس پر من مانی تحریر لکھ کر کسی بھی ادارہ کی طرف منسوب کر دی جاتی ہے، اس عمل کو کسی بھی طرح جائز نہیں کہا جا سکتا ہے، یہ جھوٹی شہادت یعنی جھوٹی گواہی ہے اور جھوٹی گواہی دینا چاہے زبانی ہو یا تحریری ہو بہر صورت ناجائز ہے۔

یہ غلط کام کرنے پر طلبہ اس لئے مجبور ہوتے ہیں کہ انھیں تعلیمی تصدیق نامہ نہیں دیا گیا حالانکہ یہ تصدیق نامہ شرعاً بھی ان کا حق ہے اور اخلاقاً بھی ان کا حق ہے، بلکہ ہر طالب علم کو تفصیل کے ساتھ ان کا تعلیمی تصدیق نامہ دیا جانا چاہئے، اگر اخلاقی طور پر کمی ہے، دوران تعلیم اصولوں اور غیر اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب ہوا ہے تو شہادت حسن السیرۃ والسلوک میں

وضاحت ہونی چاہئے۔

اسی طرح کم ازکم مرکزی ادارے آپس میں کوئی ایسا نظام ضرور بنائیں جس کی وجہ سے طالب علم جگہ جگہ داخلہ لے کر سمع خراشی کا ذریعہ نہ بن سکے مثلا آپ طالب علم کے آدھار کارڈ کو بنیاد بنا کر ایک ایسی ویب سائٹ بنالیں جس میں آدھار نمبر ڈالتے ہی طالب علم کا مکمل بایوڈاٹا اسکرین پر آجائے،اسی طرح طالب علم کی تعلیمی حالت اور لیاقت بھی سال بہ سال کی اپلوڈ کردیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ داخلہ کے موقع پر فارم داخلہ میں اس طالب علم کا ویب سائٹ کا حوالہ نمبر ہی کافی ہوجائے گا۔

پہلے زمانے میں دارالعلوم دیوبند اور مظاہرعلوم سہارنپور کا آپسی تال میل اتنا تھا کہ اگر کسی کا دارالعلوم سے اخراج ہوا ہے تو اس کی پوری تفصیل مظاہرعلوم آجاتی تھی اور مظاہرعلوم میں اخراج ہوا ہے تو مکمل تفصیل دارالعلوم بھیج دی جاتی تھی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ایسا کریکٹرلیس یا اخلاقی مجرم ان مرکزی اداروں میں داخلہ لے کر مستقبل میں ان اداروں کی بدنامی کا باعث نہیں بن سکتا تھا۔

داخلوں میں شفافیت کی ضرورت ہے،قومیت یعنی برادری کا کالم داخلہ فارم میں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس طرح کے کالم سے برادری واد کو فروغ ملتا ہے ہاں اگر بڑھانا ہی ہے تو طالب علم کے خاندان کے دینی حالات کیسے ہیں،خاندان میں علماء وحفاظ ہیں یا نہیں؟ اس کا کاروبار کس نوعیت کا ہے؟ اس کا علم ہونا چاہئے،اگر پورے خاندان میں کوئی طالب علم پہلی بار حفظ یا عالمیت کا کورس کر رہا ہے تو اس پر خاص توجہ دینی چاہئے تاکہ یہ طالب علم اپنے خاندان کی جہالت،رسوم اور بدعات کو ختم کرنے کا ذریعہ بن سکے۔

ہر طالب علم سے یہ سوال ضرور ہونا چاہیے کہ وہ دینی تعلیم حاصل کرکے مستقبل میں کیا کرنا چاہتا ہے،کیا عزائم ہیں، تاکہ اسی کے تناظر میں اس کی تربیت پر توجہ دی جاسکے اور اس کو ایسا ماحول مل سکے جو کامرانیوں میں معاون ثابت ہوں۔

اخراج کے عمل کو مشکل کر دینا چاہئے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر اخراج نہیں کرنا چاہئے اور قابل اخراج اعمال کی فہرست فارم داخلہ کے ساتھ ہی شامل کر دینی چاہئے تاکہ طالب علم محتاط رہے۔

دینی تعلیم میں بچوں کا تناسب بہت ہی کم ہے اس تناسب کو بڑھانے کا ذریعہ بنیں،گھٹانے کا نہیں۔(9/شوال 1445ھ جمعہ)

❁ ❁ ❁

عملیات سے متعلق کچھ ضروری باتیں

نمونہ اسلاف محترم ومکرم حضرت
مولانا مفتی ابو بکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

کئی موضوعات ہیں عملیات سے متعلق ایک موضوع تو ہے کہ نفس عملیات کی کیا شرعی حیثیت ہے نفس عملیات آپ اشرف العملیات مفتی صاحب مظاہرین نے جمع کیا ہے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عملیات کو اور بہت مبسوط کتاب ہے مولانا اسحاق ملتانی صاحب کی مجربات اکابر جس میں انہوں نے حضرت علامہ سیوطی سے لے کر موجودہ پاکستان کے اکابر تک کی تعویذات کو اور وظائف کو جمع کیا تو نفس عملیات جائز ہے اگر عملیات کرنے والا متشرع ہو اور لکھے ہوئے اعداد یا لکھے ہوئے جملے واضح ہو موہم شرک نہ ہو کیا لکھا ہے پتہ نہیں لکیریں ماردی پتہ نہیں تصویریں بنا دی پتہ نہیں موہم شرک نہ ہو تیسری چڑھتی یہ ہے کہ آپ اعمال کی اصلاح کی طرف بھی متوجہ کیجیے آپ وظیفے دے رہے ہیں تعویذ دے رہے ہیں سود چھوڑنے کی ترغیب نہیں دے رہے پارٹنر شپ کی الجھنیں ختم کرنے کی ترغیب نہیں دے رہیں ساس کو بہو پر زیادتی روکنے کی ترغیب نہیں دے رہے عملیات کرتے ہوئے اعمال کی طرف متوجہ کیجیے قرآن کی تلاوت کی طرف متوجہ کیجیے اسباب برکت کی طرف متوجہ کیجیے عملیات میں مخاطب کی نفسیات سے کھیلنا مخاطب کی نفسیات سے کھیلنا۔

نفسیات سے کیسے کھیلا جاتا ہے!

ہر نند بھاوج میں لڑائی ہوتی ہے میں نے نرم سے کہا کہ تمہاری بھاوج نے کرا دیا ہے یہ تو میں نفسیات سے کھیل رہا ہوں اہل علم کو اہل دین کو ایسی گھٹیا حرکت پیسے کمانے کے لیے نہیں کرنا چاہیے اجرت کا لینا یا نہیں لینا اصل نہیں ہے جرت لینا جائز ہے اگر آپ واقعی عملیات کے فن سے واقف ہیں اور اگر آپ اجرت لینا چاہتے ہیں تو اجرت لے سکتے ہیں لیکن اجرت لینے میں حد سے زیادہ بے اعتدالی اور اجرت لینے میں آنے والے کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا یہ ہمارے اکابر کا معمول نہیں رہا

قاری صدیق صاحب رحمت اللہ علیہ کا اور دیگر اکابر کا معمول ہرگز نہیں رہا ترجیحی بات تو یہی ہے اور اعلی درجہ تو یہی ہے کہ عملیات میں یا تو فیس نہ لی جائے یا بہت واجبی درجے کی فیس قوم کو گمراہ کرنے والے ناجائز عملیات سے بچانے کے لیے واجبی درجے کی فیس لے لی جائے اس غرض سے لی جائے یا اپنے بقدر کفاف بقدر گزارے کے لیا جائے نہ لیا جائے اعلی درجہ ہے بقدر کفاف لیا جائے یہ جائز ہے لیکن اندھا دھن لینا سامنے والے کی کم فہمی اور سامنے والے کی مالداری کی سطح کو دیکھ کر بٹورنا یہ دیانت دار اہل علم کا طریقہ نہیں ہے اور ہر ڈاکٹر کو چاہیے عملیات کے ماہر کو بھی چاہیے کہ آپ جانتے ہیں اور آپ علاج کر سکتے ہیں تو ذمہ داری لیجیے نہیں کر سکتے ہیں آپ کے قابو کا باہر ہے تو پہلے بتا دیجیے کہ بھائی آپ کا مرض میرے قابو کا نہیں ہے صرف تڑ خانہ اور انے جانے پر مجبور کرنا یہ سمجھداری نہیں ہے۔

عملیات کے سلسلے میں اصولی بات یہ ہے کہ جیسے ہر ڈاکٹر سے ہر مریض کو فائدہ نہیں ہوتا ویسے ہر عامل سے ہر مریض کو فائدہ دے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عامل بننے کے لیے تقوی ضروری نہیں ہے پہلوانی صفت ضروری ہے اگر عملیات بے پردگی کے ساتھ ہے عملیات نامحرموں کے ساتھ بے محابہ اختلاط کے ساتھ ہے عملیات نماز کے چھوڑنے کے ساتھ اگر فائدہ ہو بھی رہا ہو تب بھی وہ عملیات عوام الناس کو دین کی طرف لانے والے نہیں ہے اور جو کاہن یا غیر متشرع عامل کے ذریعے سے فائدہ ہو جاتا ہے تو متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایک ڈاڑھی منڈا ہے ایک بے نمازی ہے ایک حرام خور ہے ایک عورتوں پر ہاتھ بھی ڈال دیتا ہے گندگی میں رہتا ہے اس طرح کی چیزیں ہیں اور اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے تو آپ کو متاثر ہونے کی کیا ضرورت ہے فائدہ تو دجال سے بھی ہوگا اتنا اللہ تبارک وتعالی نے استدراج اور امحال اور ڈھیل غیر متشرع لوگوں کو بھی دے رکھی ہے اس سے آپ کو متاثر نہیں ہونا چاہیے اور ہر آنے والے کو حقیقت میں دین کی طرف متوجہ کرنا چاہیے دعوت کی طرف متوجہ کرنا چاہیے اللہ والوں کی صحبت کی طرف متوجہ کرنا چاہیے خانقاہ کی طرف متوجہ کرنا چاہیے مدرسے کی طرف متوجہ کرنا چاہیے اس بہانے سے بیچارہ ڈین سے جڑ جائے تو بہت اچھا رہے گا اور اثرات ہو سکتے ہیں نبیوں کی امام پر اور سورہ فلق اور قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کا عمل بتلایا گیا حضرت شاہ ولی اللہ سے لے کر مولانا زکریا صاحب رحمت اللہ علیہ تک منزل والی کتاب خاندانوں میں رائج رہی ہے منزل کی کتاب کا اہتمام کیجیے اس کی تلاوت کی طرف متوجہ کیجئے تجوید کی طرف متوجہ کیجئے اپنے سے جوڑنے کی فکر سے زیادہ قرآن اور شریعت سے جوڑنے کی فکر کیجیے اپنے سے اتنا ہی جوڑے رکھیے جس سے وہ قرآن و شریعت سے جڑ جائے ہم ہر عامل سے کہتے ہیں کہ آپ ہمیں بیماری مت بتائیے

اور جس نے دشمنی کی ہے وہ بھی مت بتائیے آپ علاج کر سکتے ہیں تو صحت مند کر کے بتائیے ہمیں صحت اور دوا سے تعلق ہے ہمیں بیماری کے نام اور شرارت کرنے والے کے نام کی ضرورت نہیں ہے۔

ان عاملوں کو جادو کروانے والے نظر لگوانے والے کا نام کہاں سے پتہ چلا شیاطین کے ذریعے سے پتہ چلا یا پاکیزہ جنات کے ذریعے سے پتہ چلا اگر آپ متشرع ہیں تو کیا جنات علم غیب کو جانتے ہیں کیا جھوٹے شیاطین کے بولنے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اور شیطان کی ایک عادت ہے کہ وہ خود رہ کر پہلے فساد مچائے گا اگر آپ نے اس کو بھگا دیا تو جاتے جاتے فساد چھوڑ کر جائے گا اس کی مثال کہ میں جا تو رہا ہوں تمہاری بیوی کو چھوڑ کر مجھے تو تمہارے بھائی نے ہی بھیجا تھا مجھے تو تمہاری ساس نہیں بھیجا تھا اب شیطان جاتے جاتے ایک فساد رکھ کر جانا چاہتا ہے آپ اس فساد کا حصہ بن جائیں آلہ کار بن گئے اگر بیوی صحت مند بھی ہوگئی مریض صحت مند بھی ہوگیا تب بھی وہ اس رشتہ دار سے اپنی عداوت ختم کرنا نہیں چاہتا عداوت کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چھوڑ کر گیا ہے وہ شیطان وہاں سے آیت الکرسی تو سکھا سکتے ہو میرے بھائی شیطان نے حضرت ابو ہریرہ کو حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آیت الکرسی سکھلایا۔

ابن قیم جوزی رحمت اللہ علیہ کے بقول گولی بھی طاقت پر ہونا چاہیے بندوق بھی طاقتور ہونی چاہیے اللہ کا کلام بھی پڑھنا چاہیے اپنا دل اور زبان بھی پاک رکھنا چاہیے اللہ ضرور تاثیر ہے یقین کے ساتھ آدمی پڑھ دیا کرے اکابر کی دسیوں واقعات دسیوں واقعات ہیں کچھ ہی دن پہلے ایک صاحب نے واقعہ سنایا اپنے چشم دید اور قاری صدیق صاحب رحمت اللہ علیہ کے ایک ماموزاد پھوپھی زاد بھائی دور کے انہوں نے مجھے بھلائی میں سنا ہے کہ ایک مادر زاد ننگا آدمی حضرت قاری صدیق صاحب رحمت اللہ علیہ کی آفس میں لایا گیا متاثر تھا جو وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں جسم پر کپڑے نہیں اس شخص کے حضرت نے صرف نگاہ اٹھائی اور اس کی طرف دیکھا تو دیکھتے ہی وہ پکارنے لگ گیا کپڑے دو کپڑے دو کپڑے دو کپڑے دو تو اللہ تعالی تقوے کی بدولت جو تاثیر دیتے ہیں وہ تاثیر مطلوب بھی ہے اور وہ تاثیر پیدا بھی کرنا چاہیے حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ بہت مفید ہے عامل کو نہیں کامل کو تلاش کرو امین کو نہیں کامل کو تلاش کرو مولانا مفتی ارشاد قاسمی بھاگلپوری شیخ الحدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور کی کتاب ہے الدعاء المسنون یہاں پر میں وہ ملفوظ جو مولانا رحمت اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے یاد دلانا چاہتا ہوں حضرت فرماتے تھے مسنون دعاؤں کا اہتمام کرو اس نے قبولیت کا راستہ دیکھ لیا ہے سر درد کی دعا بخار کی دعا

رودرت دینے کی دعاوہ بدخوابی کی دعاوسوسے کی دعاساری دعائیں تقریبا موجود ہیں شیاطین کے ستانے کی دعااور حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جب انہوں نے شکایت کی کہ میرے گھر میں ناپاک شیاطین پریشان کرتے ہیں تو حضرت نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے گریٹر لکھ کر دیا تھا وہ لیٹر موجود ہے حدیث کی کتابوں میں تحدید نامہ موجود ہے جو شیاطین کے نام پر تھا اس کو آپ استعمال کیجیے عملیات ایسے مت کیجئے کہ جس سے آپ مسنون دعاؤں سے دور ہو جائیں مزدور دعاؤں سے بڑی کوئی طاقتور چیز نہیں ہے اگر آپ کے عملیات آپ کو اعمال سے قریب کرتے ہیں شریعت سے قریب کرتے ہیں لوگوں کو قریب کرتے ہیں تو بہت مبارک ہے لیکن اگر کسی اور غیر اللہ سے آپ کو جوڑتے ہیں آپ کی عورتیں معمولی باتوں پر بھی فورا عامل صاحب سے رجوع ہوتی ہے آپ کی مائیں بجائے صدقہ دے دیں بجائے سورہ بقرہ پڑھنے بجائے تجوید سیکھنے کے فورا کسی عامل صاحب سے اطلاع رابطے میں رہتی ہے جتنا کسی شوہر سے بھی نہیں رہتی ہیں اور اتنے خیالات ان کو اپنی بتلاتی ہے کہ اپنے شوہر اور باپ کو بھی نہیں بتلاتی ہے تو آپ نے تو اپنی نسل کو غلط رخ پر ڈال دیا ہے بالکل یہ شرعی مزاج نہیں ہوسکتا ہے خدام دین کو اہل علم کو محتاط انداز میں لے کر چلنا چاہیے جیسے آخری بات شوگر کی وجہ سے آدمی مرسکتا ہے بی پی کی وجہ سے مرسکتا ہے آدمی بھی مرسکتا ہے نبی بھی مرسکتے ہیں کہ مرض لوازم بشریت میں سے عبد الماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے اس موضوع پر کے لوازم بشریت میں سے بیماری سردی بخار سردی بخار حضرت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آیا کسی عام انسان کو بھی حاصل ہے اگر اسی سے موت مقدر ہے میری تو مرجاؤں گا میں لیکن ایمان بچا کر تو مروں گا میں کسی دجال کے ہاتھ پر غیر شرعی عملیات کر کے تو نہیں مروں گا تو لوگوں کو اس بات کی فکر کرنا چاہیے کہ ایمان بچ جائے اگر صحت بھی بچ جاتی ہو تو اچھی بات ہے لیکن ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے کہ جس میں صحت تو بچ جائے ایمان ہاتھ سے نکل جائے کسی غیر متشرع عامل کے پاس جانے کی وجہ سے کوئی غیر شرعی حرکتیں کرنے کی وجہ سے مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ نے لیموں پر کیا پڑھا ہے مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ نے ہمارے علاقے میں بھلامے کا استعمال آندھرا تیلنگانہ میں عامل اور جادوگر اور کاہن بہت زیادہ کرتے ہیں تو جب تک وہ کسی مستند اور صاحب علم آدمی سے سیکھا ہوا عامل نہیں ہے۔

اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا واللہ اعلم ایک اور آخری بات جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس تذخیر جنات کا نہیں تذخیر جنات کا وظیفہ ہے تذخیر جنات کا نہیں تذخیر جنات کا ہے یعنی جنت کے حاصل کرنے کا ہے

جنات اوراس مخلوق کو قابو میں کرنے کا میرے پاس کوئی وظیفہ نہیں ہے یا اس طرح کا کام نہیں ہے اس ملفوظ کے ذریعے سے توجہ دلائی جارہی ہے گویا کہ آخرت اوراعمال اورشریعت کو اہمیت دینا چاہیے کشف کرامات اوراس قسم کی خارق عادت چیزوں کے مقابلے میں۔

اللہ تعالی صحیح فہم اور عمل کی توفیق عطا فرمائے

اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ عوام کے عقائد نہ بگڑیں

بعض جگہ اس کی رسم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبہ شریف کے ہمراہ لوگ ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرتے ہیں۔اس سے عوام کے عقائد بگڑ جانے اور غلو کا اندیشہ ہے۔

ورنہ وہ اپنی ذات میں ایسی بزرگ محترم چیز ہے کہ سر کے بل چلنا بھی کم ہے۔مگر ایسی باتیں انتظام شریعت کے خلاف ہیں۔ان سے عوام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں۔لہذا اجتناب ضروری ہے۔(منتخب ملفوظات حکیم الامت ص90)

نوفارغ علماء وفضلاء کے لیے چند رہنمایانہ خطوط

حضرت مولانا احمد ومیض صاحب ندوی دامت برکاتہم
(استاذ حدیث دارالعلوم حیدرآباد ونائب صدر سٹی جمعیۃ علماء گریٹر حیدرآباد)

اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کی قدر و قیمت جانیں اور سجدۂ شکر بجالائیں کہ اللہ نے ہمیں علماء کی فہرست میں شامل کیا ہے، بعض فضلاء احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ہم اپنے مرتبہ کو جانیں تو ذمہ داریوں کا خود بخود احساس ہوگا تو احساس کمتری ختم ہو جائے گی۔

مولانا علی میاں ندوی رحمۃ اللہ فرماتے تھے کہ جسمانی طبیبوں کے لیے چھٹی مل سکتی ہے مگر علماء کو چھٹی نہیں مل سکتی امامت بھی غیر معمولی ذمہ داری ہے۔

جن علماء کو تدریس کا موقع ملے وہ اس کے لیے تیار رہیں تو اس سے خود ہماری ذات کو بہت فائدہ ہوگا۔

فراغت کے بعد بافیض بننے کے لیے اپنی اصلاح کے لیے کسی اللہ والے سے بھی تعلق ضروری ہے۔

دینی خدمات کے اعتبار سے کسی بھی شعبہ کا انتخاب کریں اپنی صلاحیتوں، اپنی ضرورتوں اور استقامت کا بھی ضرور خیال رکھیں۔

جس ادارہ کا انتخاب کریں بس اسی میں لگے رہیں، معمولی باتوں سے ناراض ہو کر وقتاً فوقتاً اداروں کا بدلنا مناسب نہیں۔

اسی طرح امامت بھی استقامت کے ساتھ کریں، معمولی واقعات سے دل برداشتہ نہ ہوں اس لیے کہ امامت کے ذریعہ عوام کی بہترین رہنمائی ہوتی ہے۔

ہم جس شعبہ میں رہیں امت کو جوڑنے کی کوشش کریں، اور حکمت کے ساتھ بدعات وخرافات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

گرمائی تعطیلات میں عصری تعلیم کے بچوں کو دینی تعلیم سے قریب کرنے کے لئے دینی سمر کلاسس کا نظم کریں۔

اس وقت ہمارا مخاطب جو طبقہ ہے وہ عصری علوم سے وابستہ ہے ان کو اپنے سے قریب کریں جس کے لیے انگریزی زبان سے بھی واقفیت حاصل کریں، کم از کم ایک سال انگریزی زبان حاصل کریں، عصری اصطلاحات استعمال نہ کرنے کی وجہ سے نوجوان طبقہ دیگر نام نہاد اسلامی اسکالرز سے متأثر ہو رہا ہے۔

آپ جس خدمت میں رہیں مطالعہ کو حرزِ جاں بنالیں، اکابرین کی سوانح عمری کا مطالعہ تو ضرور کریں، اسی کے ساتھ ساتھ نئے افکار کا بھی مطالعہ کریں، جس کی وجہ سے ہم لوگوں کی صحیح رہبری کرینگے اور خطابت بھی مکمل تیاری کے ساتھ ہو۔

اپنے علاقے کے اکابر علماء سے مشورے لیتے رہیں۔

مدارس دینیہ میں صنعت وحرفت

مدارس دینیہ میں، میری رائے ہے کہ، صنعت وحرفت ضرور تھوڑی سی ہونی چاہئے۔ تاکہ اہل علم دنیا داروں سے مستغنی رہیں۔ ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت واقعی اس میں بڑی حکمت ہے۔ فرمایا کہ جی ہاں! بڑی عمدہ چیز ہے، بشرطے کہ تابع کے درجہ میں ہوں۔ کیونکہ احتیاج کی حالت میں اکثر اہل علم مال داروں سے مغلوب ہو کر بگڑ جاتے ہیں۔ (منتخب ملفوظات حکیم الامت ص 104)

ماہ ذیقعدہ کے فضلیت

ڈاکٹر مفتی تمیم احمد قاسمی
چیرمین۔ تنظیم فروغ اردو ٹمل ناڈو انڈیا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ماہ ذیقعدہ اسلامی سال کا شوال کے بعد آنے والا گیارہواں قمری مہینہ ہے۔ ذیقعدہ کے نام کی لغوی تحقیق۔ اس مہینے کو عربی میں ''ذوالقعدہ'' یا ''ذی القعدہ'' کہا جاتا ہے۔ ذوالقعدہ یہ دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔

(١) ذو

(٢) القعدہ

''ذو'' کا معنی اردو میں ''والے'' کے آتے ہیں اور ''قعدۃ'' کے معنی بیٹھنے کے آتے ہیں۔ '''ذیقعدہ'' کو ذیقعدہ کہنے کی وجہ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب اس مہینے میں جنگ و جدال کو حرام سمجھتے تھے اور اسلحہ رکھ دیتے تھے، کوئی کسی کو قتل نہیں کرتا تھا، حتی کہ باپ، بیٹے کے قاتل کو بھی اس مہینہ میں کچھ نہیں کہا جاتا تھا، چونکہ وہ لوگ اس مہینے میں قتل وقتال سے الگ تھلک ہو کر بیٹھ جایا کرتے تھے، اس لئے اس مہینہ کا نام ''ذوالقعدہ'' یعنی بیٹھنے والا مہینہ رکھا گیا۔

(٢) فضائل ذیقعدہ۔ ذیقعدہ چار عظمت والے مہینوں میں سے ہے۔ ذیقعدہ کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے "اشھُر حرُم "یعنی حرمت والے مہینے قرار دیا ہے۔

سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے!

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے۔ جو اللہ کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) کے مطابق

اس دن سے نافذ چلی آتی ہے، جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔(آسان ترجمۂ قرآن، شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اس کی تفصیل حضرت ابو بکرہؓ کی روایت میں اس طرح آئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک زمانہ پھر اپنی پہلی اسی ہیئت پر آگیا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔تین تو لگا تار یعنی ذیقعدہ، ذی الحجۃ، محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے.ان مہینوں کو اشہرِ حُرُم کہنے کی وجہ:ان مہینوں کو حرمت والا مہینہ دو معنی کے اعتبار سے کہا گیا: ایک اس لیے کہ ان میں قتل وقتال حرام ہے، دوسرے اس لیے کہ یہ مہینے متبرک اور واجب الاحترام ہیں، ان میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا ہے، البتہ ان میں سے پہلا حکم تو شریعتِ اسلام میں منسوخ ہوگیا، جبکہ دوسرا حکم ادب واحترام اور عبادت گزاری کا اہتمام، شریعت میں اب بھی باقی ہے۔ماہ ذیقعدہ حج کی تیاری کا دوسرا مہینہ ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ترجمہ: حج کے مہینے طے شدہ اور معلوم ہیں۔علماء کا اس پر اجماع ہے کہ اشہرِ حج تین ہیں، جن میں سے پہلا شوال اور دوسرا ذیقعدہ اور تیسرا ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہؓ بن عمر، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے یہی روایت کیا گیا ہے اور یہی اکثر تابعینؒ کا قول ہے۔یہ بات ماہِ ذیقعدہ کی عظمت وفضیلت کو اور بڑھا دینے والی ہے کہ یہ حج کا درمیانی مہینہ ہے، اور آج بھی اکثر لوگ اسی مہینے سے حج کی تیاریاں کرتے ہیں اور حج کے لیے رختِ سفر باندھتے ہیں۔ماہ ذیقعدہ میں موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر اعتکاف فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، جن تیس دن اور دس دنوں کا وعدہ فرمایا تھا، وہ تیس دن یہی ماہِ ذیقعدہ اور دس دن ماہِ ذی الحجہ کے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے عمرے ماہ ذیقعدہ میں ادا کیئے: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے عمرے ذیقعدہ میں ادا کیئے، سوائے آخری عمرے کے، وہ حج کے مہینہ میں کیا، البتہ اس کا احرام ذیقعدہ میں باندھا تھا، جیسا کہ سنن ابی داوٗد کی روایت میں ہے۔امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راجح قول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا فرمائے، ان میں سے تین تو ذیقعدہ میں، جب کہ ایک عمرہ بروز اتوار 4/ذی الحجہ 10ھ کو حجۃ الوداع کے ساتھ ادا فرمایا، مدینہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی ماہِ ذیقعدہ میں ہوئی تھی، اور احرام بھی آپ نے اسی مہینے میں باندھا تھا، اور اس کے اعمال ذی الحجہ میں سرانجام دیئے تھے۔آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو عمرہ کے لیے کیوں خاص کیا؟ علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ ذیقعدہ میں یہ عمرے اس لیے ادا فرمائے، تاکہ لوگ اس مہینے کی فضیلت اور عظمت سے واقف ہو جائیں اور اہلِ جاہلیت کی مخالفت بھی ہو جائے، کیونکہ وہ اس مہینے میں عمرہ کرنا بڑا گناہ سمجھتے تھے،لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے اس مہینے میں عمرے ادا فرمائے، تاکہ لوگ اس کے جواز کو اچھی طرح سمجھ لیں اور ان کے ذہنوں سے زمانۂ جاہلیت کے اثرات پوری طرح ختم ہو جائیں۔ ماہ ذیقعدہ میں روزے رکھنا: ذیقعدہ اور بقیہ اشھُر حُرُم میں نفلی روزے رکھنا باعث فضیلت ہے۔ جیبہ باہلیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر چلے گئے اور ایک سال بعد دوبارہ آئے، اس مدت میں ان کی حالت و ہیئت بدل گئی تھی، کہنے لگے: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کون ہو؟“ جواب دیا: میں باہلی ہوں، جو کہ پہلے سال بھی حاضر ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ”تمہیں کیا ہو گیا؟ تمہاری تو اچھی خاصی حالت تھی؟“ جواب دیا: جب سے آپ کے پاس سے گیا ہوں، رات کے علاوہ کھایا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے آپ کو تم نے عذاب میں کیوں مبتلا کیا؟“ پھر فرمایا: ”صبر کے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اور ہر مہینہ میں ایک روزہ رکھو“ انہوں نے کہا: اور زیادہ کیجئے، کیونکہ میرے اندر طاقت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو دن روزہ رکھو“، انہوں نے کہا: اس سے زیادہ کی میرے اندر طاقت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین دن کے روزے رکھ لو“، انہوں نے کہا: اور زیادہ کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور (باقی) چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور (باقی) چھوڑ دو، حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھو اور (باقی) چھوڑ دو“، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا، پہلے بند کیا پھر چھوڑ دیا۔ فائدہ: محدثین کرام نے لکھا ہے کہ تین انگلیوں سے اشارہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اشھُر حُرُم کے جتنے روزے چاہو، رکھو، لیکن تین دن مسلسل رکھنے کے بعد ایک دن یا دو دن چھوڑ دیا کرو۔ بعض محدثین نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اشھُر حُرُم میں تین دن روزے رکھو اور تین دن چھوڑ دو، پھر تین دن روزے رکھ کر تین دن چھوڑ دو، پھر تین دن روزے رکھ کر تین دن چھوڑ دو اور یہ مطلب زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث کے پیش نظر فقہائے کرام نے ان چار مہینوں میں نفلی روزے رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ ماہ ذیقعدہ میں

عبادت کی فضیلت اور برے اعمال کے گناہ کی شدت: ذیقعدہ اور باقی حرمت والے مہینوں میں نیک اعمال کرنا دوسرے مہینوں کی بنسبت زیادہ افضل ہے، اور ان مہینوں میں ظلم (گناہ) کرنا دوسرے مہینوں کی بنسبت زیادہ سخت گناہ ہے۔امام ابوبکر جصاص نے لکھا ہے: ’’ان بابرکت مہینوں میں جو شخص عبادت کرتا ہے، اس کو دوسرے مہینوں میں بھی عبادت کی توفیق ہو جاتی ہے، اور جو شخص ان مہینوں میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے گا، تو اس کے لیے سال کے باقی مہینے بھی گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے‘‘علامہ ابو طالب مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ذیقعدہ کے مہینہ کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں دو وصف ایک ساتھ جمع ہیں اور وہ ’’اشھُر حُرُم‘‘ میں سے ہونا اور ’’اشھر حج‘‘ میں سے ہونا ہے اس لیے ان مہینوں میں عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے انوار و برکات سے فائدہ اٹھانے کی سعی و کوشش کرنی چاہیے۔

ماہ ذیقعدہ کی بدعات!

ماہ ذیقعدہ کو منحوس سمجھنا سخت غلطی ہے۔واضح رہے کہ دین اسلام میں بعض خصوصیات کی بنا پر بعض اوقات کے فضائل و برکات کو تو بیان کیا گیا ہے، لیکن کسی زمانے اور وقت کی نحوست کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانے کو بُرا بھلا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانے کا پیدا کرنے والا ہوں۔

میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں، رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔اس سے پتہ چلا کہ نحوست وسعادت کا سبب زمانہ وغیرہ نہیں ہے، نہ کوئی دن منحوس ہے، نہ کوئی مہینہ، نہ کسی مکان میں نحوست ہے، نہ کسی انسان میں، بلکہ اصل نحوست معصیت اور گناہ کے اعمال میں ہے۔لہذا ماہ ذیقعدہ کو منحوس سمجھنا جیسا کہ عام لوگ سمجھتے ہیں، یہ بڑی سخت بات اور باطل عقیدہ ہے۔ماہ ذیقعدہ کو ’’خالی کا مہینہ‘‘ کہنا: بعض جہلاء ذیقعدہ کے مہینے کو ’’خالی کا مہینہ‘‘ کہتے ہیں اور اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ مہینہ اپنے سے پہلے اور بعد کے مہینہ کے برعکس عید الفطر اور عید الاضحی سے خالی ہوتا ہے، اور ’’خالی‘‘ کا مطلب وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس مہینے میں کسی نیک عمل و طاعت کی بالکل ضرورت نہیں، یہ خیال بالکل غلط، فاسد اور سراسر جہالت پر مبنی ہے۔حضرت مفتی عبد الرحیم لاجپوری رحمہ اللہ ’’فتاوی رحیمی‘‘ میں لکھتے ہیں: اس ماہ مبارک کو نامبارک اور برکت سے خالی سمجھ کر ’’خالی‘‘ کہا جاتا ہے، یہ بھی جائز نہیں ہے۔ذیقعدہ کہنا چاہیے، خالی نہیں کہنا چاہئے، جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے

نماز عشاء کو عشاء کے بجائے عتمہ کہنے کی ممانعت آئی ہے (مرقاۃ ج:اص:۳۹۹) ایسے ہی اس غلط نام کے استعمال کرنے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اس عظیم الشان مہینے کی برکتوں سے خوب مالا مال فرمائے، اور اس ماہ مبارک میں بدعات وخرافات سے بچائے اور اس حرمت وعظمت والے مہینے کی قدر کرنے اور اس میں خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین

نماز بلا حضور بھی بڑی دولت ہے

فرمایا کہ لوگوں کے قلوب میں اعمال کی قدر نہیں۔ کسی غالی درویش نے نماز کی نسبت حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تھا کہ حضرت جب دل متوجہ نہ ہو تو اس اٹھک بیٹھک سے کیا نتیجہ؟۔

حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کہ اسی اٹھک بیٹھک کی قیمت وہاں معلوم ہوگی کہ کس درجہ کی چیز ہے۔ فرمایا کہ یہی سب کچھ ہے اگر حق تعالیٰ اسی کی توفیق عطا فرمائیں، اور بلا حضور قلب ہی اٹھک بیٹھک ہو جایا کرے بڑی دولت ہے۔ (منتخب ملفوظات حکیم الامتؒ ص78)

مجموعۂ کلام اور دیوان میں فرق
امتیازی

مسعود حساس

دیوان اس مجموعے کا نام ہے جس میں حروفِ تہجی کے مراعات برتی گئی ہو جبکہ دیگر مجموعوں کو کلیات یا مجموعہ ہی کہا جاتا ہے۔

کل سے ایک بات گردش کر رہی ہے کہ ہمارے بیشتر اردو کے استاد شعراء جو کہ محض مجموعے کے حامل ہیں وہ بھی عرفِ عام میں صاحبِ دیوان کہے سنے لکھے جاتے ہیں دلیل یہ ہے کہ لغت میں مجموعے کو دیوان بھی بتایا گیا ہے۔

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مجموعہ ہی دیوان ہے تو سوال یہ ہے کہ حروفِ تہجی کی مراعات سے مزین مجموعے کا امتیاز کیا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ جب تمام صاحبِ کتاب صاحبِ دیوان ہی ٹھہر گئے تو وہ حضرات جنہوں نے حروفِ تہجی کی رعایت کی ہے تاریخ میں انہیں کیسے پہچانا جائے گا ان کیلیے یہی لفظ کافی تسلیم کیا جائے گا یا کوئی دوسرا لفظ وضع کرنا ہوگا۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ حروفِ تہجی پہ سر کھپانے کے بعد بھی اگر کسی کی اوقات صاحب کتاب کے برابر ہی ہے تو سر کھپا کے ملا کیا؟

اس طرح کے کئی سوال جنم لے سکتے ہیں ایسے میں میری رائے یہ ہے کہ صاحبِ مجموعہ کو فقط صاحب مجموعہ ہی کہا جائے اسے صاحبِ دیوان قطعی نہ تسلیم کیا جائے خواہ اس کی زد میں قطب ولی شاہ جیسے ہی کیوں نہ آجائیں۔

لیکن اگر بدرجۂ مجبوری آپ صاحب کتاب کو صاحبِ دیوان لکھ ہی رہے ہیں تو امتیاز کے نام پر صاحبِ دیوانِ ابجدی کہا کریں تا کہ دونوں کا فرقِ امتیازی مجروح نہ ہو۔

ایسی صورت میں تاریخ نویس مقالہ نگار یا ریختہ جیسے ادارے خود پر واجب قرار دیں کہ فلاں سن میں اس بحث کے

بعد یہ فیصلہ کیا گیا اور اس کے بعد فلاں فلاں صاحبان صاحب دیوان ہیں البتہ فلاں فلاں صاحب دیوانِ ابجدی ہیں جیسی عبارت کو جلی شکل میں لکھیں اور پوری کوشش ہو کہ آئندہ ابجدی وغیرا بجدی کا فرق واضح رہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو فتنے کا باب کبھی بھی بند نہیں ہو سکتا۔

تمت بالخیر